International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 189 - 207

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

برطانیہ میں خواتین کے قبول اسلام کے اسباب کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of women's conversion of Islam in Britain

Rabia Iqbal
PhD Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot.
Dr. Syeda Sadia
Chairperson Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot.

Abstract

Despite the fact that Britain has ruled the whole world including today's super power America and its culture is still dominant today. Islam is spreading rapidly in Britain and this trend of accepting Islam is more among British women than men.The slogan of gender equality , freedom and success was raised for women and there is an abundance of resources in life. Besides , religion has been removed from individual and collective life considering it as the biggest obstacle to success. Then what is the reason Is it that British women are rapidly converting to another religion , islam? In this article , the reasons for converting islam will be reviewed.

Keywords: British dominant civilization , religion free , spreadind islam , British women converting to islam

تعارف موضوع

بلاشبہ انسان مادیت اور روحانیت کا مرقع عظیم ہے۔ بہتر زندگی گزارنے کے لیے روح اور مادہ پر مشتمل انسان کے لیے ان دونوں دنیاؤں کی ترقی اور بقاء لازم وملزوم ہے اگر ایک بھی پہلو نظر انداز ہو جائے تو انسانی زندگی غیر مستحکم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس لیے انسان کی مادی ضروریات کی تکمیل کے لیے جہاں ایک طرف زمینی وسائل درکار ہیں تو دوسری طرف انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آسمانی ہدایات سے انکار ممکن نہیں ہے جسے عام الفاظ میں انسان کی مذہبی وروحانی ضرورت کہا جاتا ہے۔ درحقیقت انسان کی مذہبی احتیاج اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی جب تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کامل حاکمیت سے حضرت آدم علیہ السلام کو اشیاء کے نام سیکھائے اور علم کی بنا پر انہیں

CC BY

عزت و تکریم سے نوازا۔ آج دنیا کے تمام موجودہ مذاہب میں اسلام ہی ایسا واحد اور منفرد دین ہے جو زمان و مکاں کی قید سے آزاد پوری انسانیت کے لئے ہدایت ربانی ہے اوراس دین حنیف کی روشنی اور گونج عالم چار دانگ میں پھیل رہی ہے۔ ارشاد پاک ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا(1)

وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو۔

مغربی تہذیب کے بانی و سرپرست برطانیہ میں اسلام دلوں کو فتح کرتا ہوا تیزی سے پھیل رہا ہے۔ عرب نیوز کے مطابق اسلام مسیحیت کے بعد برطانیہ کا سب سے بڑا مذہب بن کر ابھر رہا ہے۔ مزید یہ کہ برطانوی مردم شماری کے مطابق 2001ء سے 2013ء تک انگلینڈ اور ویلز میں مسلمانوں کی آبادی میں 80 فیصد اضافہ ہوا ہے تارکین وطن بھی اس آبادی میں اضافے کا سبب ہیں مگر مشرف بہ اسلام ہونے والے اسلام کو برطانیہ کا تیزی سے پھلتا ہوا مذہب بنا رہے ہیں۔(2) حیرت کی بات یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں خواتین کی حیرت انگیز تعداد شامل ہے جو مردوں سے ہر لحاظ سے زیادہ ہے۔ برطانوی محقق ایم۔اے۔کیون برائس نے برطانیہ میں اسلام قبول کرنے والوں پر 2010ء میں ایک سروے کیا جو اب تک کا سب سے بڑا اور مستند سروے کہلاتا ہے اس سروے کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں قبول اسلام کرنے والوں میں 38 فیصد مرد جبکہ 62 فیصد خواتین شامل ہیں اور نومسلموں کی اوسط عمر 27.5 سال ہے۔(3)

اس کے علاوہ 2011ء کی ایک اور رپورٹ کے مطابق پچھلی دہائی (2010) میں ایک لاکھ برطانوی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جن میں 75 فیصد نوجوان خواتین تھیں۔(4) 11 اکتوبر 2013 کی رپورٹ بتاتی ہے کہ ہر سال 5 ہزار برطانوی اسلام قبول کر رہے ہیں جن میں زیادہ تر خواتین شامل ہیں۔(5) 18 ستمبر 2022 میں برطانوی نو مسلم عائشہ روزالی نے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ برطانیہ میں عورتیں اسلام کا انتخاب تیزی سے اپنے نئے مذہب کے طور پر کر رہی ہیں۔(6)

دراصل پوری دنیا میں اور خاص طور پر مغربی ممالک میں تعارف اسلام اور قبول اسلام کے حوالے سے 11 ستمبر 2001 کا واقعہ جسے عرف عام میں 11/9 سانحہ بھی کہا جاتا ہے ناقابل فراموش ہے جس کے اثر سے برطانیہ میں بھی بہت سے افراد نے دین حق کو جان لیا اور کلمہ حق پڑھا۔ جبکہ 11/9 سے قبل صلیبی جنگیں، استشراقی لٹریچر، غور و فکر، مطالعہ اور تلاش حق ہی برطانویوں میں قبول اسلام کے عوامل میں شامل تھے لیکن اس واقعہ کے بعد اسلام کے ہر ہر پہلو پر تحقیق و تفتیش ہوئی اور دین فطرت یہاں کے لوگوں کے دلوں میں سما گیا۔

برطانیہ میں آمد اسلام کی تاریخ:

برطانیہ میں اسلام کا پہلا وجود آٹھویں صدی عیسوی میں ملتا ہے جب شاہ اوفا (756ء-796ء) انگلستان کے مشرقی اور جنوبی علاقوں پر کنگ آف مرسیا کے نام سے حکومت کر رہا تھا۔ انگریز مورخین شاہ اوفا کو اینگلو سیکسن انگلینڈ کے اولین بادشاہوں میں سے ایک طاقتور بادشاہ مانتے ہیں۔ دراصل کنگ اوفا نے اپنے دور حکومت کے دوران اپنی ریاست میں سونے کے سکے جاری کیے جن کے ایک طرف کنگ اوفا کا نام لکھا ہوا تھا تو دوسری طرف "لا الہ الا اللہ لا شریک لہ" کے کلمات کندہ تھے۔ جو ایک طاقتور وسیع مسیحی ریاست کے بادشاہ کے قبول اسلام کا واضح ثبوت ہے لیکن انگریز مورخین بادشاہ کے قبول اسلام کو جھٹلاتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ضرور کنگ اوفا نے اس وقت کی اسلامی ریاست سے تعلقات استوار کرنے یا تجارتی و اقتصادی مقاصد کے پیش نظر ان سکوں کو رائج کروایا ہو گا۔ (7) بعد ازاں گیارویں صدی میں مذہب کے نام پر شروع ہونے والی صلیبی جنگیں بھی اسلام اور انگلستان میں اسلام کے ابتدائی تعارف کا سبب بنیں۔ جہاں ایک طرف عیسائی افواج نے مسلمانوں کی مجاہدانہ کاروائیاں مشاہدہ کیں تو دوسری طرف انگریز بادشاہ مسلمان جنگجوؤں کی رحم دلی اور میزبانی سے بھی متاثر ہوئے جیسا کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کی میزبانی اور شاہ انگلستان رچرڈ شیر دل کی ممنونیت کے واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ ان صلیبی جنگوں کے دوران کتنے انگریز مسلمان ہو کر واپس آئے اس کا اندازہ نہیں ہو سکا لیکن سینٹ البن (برطانیہ کا علاقہ) سے تعلق رکھنے والے بہادر نوجوان کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ نوجوان سرزمین فلسطین سے مشرف با اسلام ہو کر واپس آیا اور اس روشنی کو اس نے واپس آکر کتنا پھیلایا اس کے بارے میں جواز نہیں ملتا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ جنگ سے واپسی پر بہت سے لوگ اسلام اور مسلمانوں سے متاثر ہو چکے تھے۔ (8)

سولہویں صدی سے قبل برطانیہ میں قبول اسلام کی رغبت بہت کم دکھائی دیتی ہے جبکہ سولہویں صدی میں ترک عثمانوں کی بحری طاقت عروج پر تھی اور اہل انگلستان ترکوں کی اسی برتری سے خائف تھے۔ عثمانی ترک انگریز جہازوں پر حملہ کر کے عملے اور سامان کو ساتھ لے جا کر قید میں ڈال دیتے تھے۔ اس وقت کے لندن میں قائم انگریز حکومت اپنی قیدیوں کو قید سے آزاد کروانے سے زیادہ اس فکر میں مبتلا رہتی تھی کہ کہیں ان کے اہلکار مسلمان نہ ہو جائیں۔ چنانچہ 1670ء میں سٹیپنی کے مقام سے 140 افراد کی طرف سے انگریز بادشاہ کے نام عرضی بھیجی گئی کہ انہیں مسلمانوں کی قید سے چھڑوایا جائے جس میں یہ بات بھی درج تھی کہ ان قیدیوں میں شامل زیادہ تر انگریز ہم وطنوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ اسلامی ریاست میں خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ (9)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سولہویں صدی میں برطانیہ میں اس وقت کے لحاظ سے اسلام قبول کرنے والوں کی بھاری تعداد موجود تھی جو اپنے ملک اور عقیدے کو چھوڑ کر ایسے مذہب کی طرف گامزن ہوئے جن کے خلاف وہاں کے حکام و عوام

سخت نفرت اور غیض وغضب کے جذبات رکھے ہوئے تھے لہذا انگلستان میں قبول اسلام کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر انگریز حکام تشویش میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ سترھویں صدی میں انگلستان میں باقاعدہ مشرق سے برآمد شدہ کافی پر قابل غور بحث چھڑ گئی اور انگریز حکومت کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مشرق سے آنے والی کافی میں ضرور کوئی ساحرانہ اثر موجود ہے جس کے سبب انگریز عیسائیت ترک کر کے اسلام میں داخل ہوتے جا رہے ہیں اور یہ عیسائیت کے خاتمے کی اسلامی تحریک ہو سکتی ہے۔ (10)

اٹھارویں صدی عیسوی اور اس کے بعد کے ادوار کی بات کی جائے تو مختلف کمپنیاں جن میں ایسٹ انڈیا, لیونٹ, ترکی اور بابری شامل تھیں۔ ان کمپنیوں نے مسلمان ملاحوں اور مقامی باشندوں کو مالے, کینٹن, جزیرہ نما عرب, برصغیر اور دیگر اسلامی ملکوں سے پکڑ کر بذریعہ بحری سفر برطانیہ پہنچایا تاکہ وہ انگریزوں کی بھرپور خدمت کر سکیں۔ لیکن خدمت گاروں سے بھرا ہوا ایک بحری جہاز برطانوی ساحل پر کسی وجہ سے پھنس گیا اور تقریباً چھ ہفتے تک اسی حالت میں رہا۔ اب انگریزوں نے ان لائے ہوئے لوگوں کی مدد کرنے کی بجائے انہیں ساحل پر تنہا چھوڑ دیا۔ واپسی کے وسائل نہ ہونے کے سبب یہ مسلمان وہیں ساحل پر آباد ہو گئے اور مقامی عورتوں سے شادیاں کر لیں۔ یہ عورتیں شادی سے قبل یا بعد اسلام قبول کر لیتی تھیں۔ اس طرح 1869ء میں برطانیہ میں پہلی اسلامی کمیونٹی آباد ہوئی اور اس کمیونٹی کو عربوں اور صومالیوں کی آمد نے مزید بڑھا دیا۔ (11)

اسی صدی میں برطانیہ کے ساحلی شہر لیورپول کا ایک نوجوان وکیل اور صحافی "ولیم ہنری قولیم" 1887ء میں مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ولیم نے اپنا نام عبداللہ رکھا اور اسے برطانیہ کے "شیخ الاسلام" کا لقب دیا گیا۔ عبداللہ برطانیہ میں پہلا عیسائی مسلمان تھا اور اسی نے لیورپول شہر میں پہلی مسجد کی بنیاد 1889ء میں رکھی۔ (12) اس کے بعد وہاں اسلام مختلف ذرائع سے پھیلتا گیا, مساجد, اسلامک سینٹرز, درسگاہیں اور تبلیغی ادارے قائم ہوئے اس کے علاوہ مسلم ممالک سے اعلیٰ تعلیم کے لئے طالب علم, پیشہ وارانہ لوگ, ماہرین فن, ڈاکٹر اور انجینئر وغیرہ وہاں وقتی اقامت کے ساتھ ساتھ مستقل بنیادوں پر سکونت پذیر ہوئے۔

ملک برطانیہ قدیم اور جدید تہذیب کا بانی ہے اور باقی دنیا سمیت آج کی سپر پاور امریکہ پر بھی اپنا تسلط قائم کر چکا ہے اور وہاں وسائل زندگی کی بھی بھرمار ہے۔ پھر جب برطانیہ میں قبول اسلام کی بات کی جائے تو خواتین ہی کیوں اسلام کا اولین انتخاب کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جبکہ برابری مرد وزن، آزادی نسواں، کامیابی کے مساوی مواقع، عورت کو گھر کی قید سے رہا کرنا، بچوں کی پیدائش اور چولہا چوکھا سے آزادی کے نعرے سب سے پہلے برطانیہ میں ہی لگائے گئے۔ آخر کیا وجوہات ہیں کہ آزادی، مساوات، کامیابی اور وسائل و دولت کی بہتات ہوتے ہوئے بھی برطانوی خواتین اسلام قبول کر رہی ہیں؟ اس مضمون میں قبول اسلام کے ان اسباب کا جائزہ لیا جائے گا۔

روحانی اسباب:

مذہب انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔اس دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کے لیے ایک ایسے ضابطہ حیات کا موجود ہونا ضروری ہے جو انسانی کمزوریوں سے بالاتر ہو کر فطری اور قابل عمل اصول وضوابط مہیا کرے۔ ذیل میں برطانوی خواتین کے قبول اسلام کے مذہبی اسباب کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کونسے اسباب ہیں جن کے تحت وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔

فطرت کی طرف واپسی:

برطانوی خواتین میں قبول اسلام کا پہلا اور اہم سبب فطرت کی طرف واپسی ہے اسلام دین فطرت ہے ۔ حق کی تلاش ،سکون قلب ،وحدانیت باری تعالی اور اپنے ملجاو محور کی طرف واپسی ہی انسانیت کی معراج ہے اللہ تعالی نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور فطرت باری تعالی ہمیشہ حق اور سچ کا پرچار کر کے باطل کو رد کرتی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا(13)

اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے

اس آیت کریمہ کے ذیل میں صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ یہاں فطرت سے مراد انسانی خِلقت ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو توحید اور دین اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے اور فطری طور پر انسان اس دین سے منہ نہیں موڑ سکتا اور نہ ہی اس کا منکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دین ہر اعتبار سے عقل سلیم سے ہم آہنگ اور صحیح فہم انسانی کے عین مطابق ہے۔(14)

نومسلم محترمہ زینب کبولڈ اپنے قبول اسلام کا سبب بتاتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ کب، کہاں اور کیسے میں اسلام کی گرویدہ ہوئی لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ میں اپنے آپ کو ہمیشہ سے ایک مسلمان محسوس کرتی تھی اور بالخصوص اس کا سبب یہ ہے کہ اسلام فطرت کی آواز ہے انسان کی اسلامی فطرت کو مثال میں یوں سمجھاتی ہیں کہ جس طرح ایک بچے کو تنہا ماحول میں چھوڑ دیا جائے اور وہ اس میں پلے بڑھے تو یقیناوہ بچہ بڑا ہو کر تمام بنیادی انسانی خوبیاں اپنے اندر موجود پائے گا جو اسلام نے انسانی فطرت کو ودیعت کی ہے یہی وجہ ہے کہ اگر ایک بچہ اپنے خاندان، تعلیم و تربیت اور ماحول سے متاثر نہ ہو تو وہ قدرتی اور اخلاقی طور پر انہی خوبیوں کا پیکر ہو گا جو اسلام کو مطلوب ہیں مزید کہتی ہیں کہ تلاش حق کے لیے عیسائیت اور دیگر مذاہب کا مطالعہ کیا تو میرا دل پکار اٹھا کہ تمام مذاہب فطرت انسانی کے موافق نہیں بلکہ مخالف ہیں لہذا قریب الفطرت اور قابل عمل تو صرف دین اسلام ہی ہے۔(15)

درحقیقت برطانوی خواتین کا قبول اسلام اسی عہد کی تجدید ہے جو تمام انسان عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ سے کر چکے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی اس پر شاہد ہے۔:

ما من مولود إلا يولد على الفطرة، فابواه يهودانه، وينصرانه،ويمجسانه، كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء، هل تحسون فيها من جدعاء(16)

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔

عیسائیت کے مذہبی عقائد سے عدم اطمینانیت:

برطانوی خواتین میں قبول اسلام کا ایک اہم سبب عیسائیت کے مذہبی عقائد سے عدم اطمینانیت بھی ہے۔ نو مسلم خواتین کے نزدیک یہ عقائد عقل عامہ کے خلاف ہیں ان عقائد میں عقیدہ تثلیث, عقیدہ کفارہ اور ابنیت مسیح وغیرہ شامل ہیں۔ یہ عقائد اس مذہب کی بنیاد ہیں جدید عیسائیت کے بانی سینٹ پال نے ان عقائد کو متعارف کروا کر ان پر ایمان لانا لازم قرار دیا۔ برطانوی نو مسلم محترمہ امینہ کاکسن جو پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر اور ماہر علم الاعصاب ہیں۔ ڈاکٹر امینہ کاکسن نے حق کی تلاش میں بے شمار مطالعہ کیا اور ایک انٹرویو میں جب ان سے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میرا آبائی مذہب عیسائیت تھا اور اسی کے مطابق میری پرورش و پرداخت ہوئی۔ لیکن جب غور و فکر کی عمر میں قدم رکھا تو میرے اندر عیسائی عقائد کو لے کر شبہات پیدا ہونے لگے کہ عقیدہ تثلیث خدا کو تین حصوں میں منقسم کر دیتا ہے کیا خدا ایک نہیں ہو سکتا؟ پھر عقیدہ کفارہ تو عقل سے عاری نظر آیا کہ لاتعداد انسانوں کے گناہوں کی سزا ایک معصوم انسان کے حصے میں کیوں آئی؟ اور خدا نے رحیم اور کریم ہوتے ہوئے اپنے بیٹے کو بے گناہ سولی پر کیوں چڑھا دیا؟ مجھے خود اپنے آپ سے گھن آتی تھی کہ میرے گناہوں کے سبب یسوع کو مصلوب ہونا پڑا اس کے علاوہ عشائے ربانی کی رسم میں پادریوں کا کھایا ہوا یسوع کے جسم میں کیسے حلول ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ان بے بنیاد اور فطرت مخالف عقائد سے کراہت محسوس کرتی ہوئی میں حق کی تلاش میں تھی اور خدا سے دعائیں بھی کرتی تھی کہ مجھے حق دکھا دے۔ خدا نے میری پکار سنی اور میں نے تین خواب دیکھے (1) تعلق خدا کے لئے پادریوں کا ہونا ضروری نہیں (2)

اسلام ہی دین حق اور صراط مستقیم ہے (3) یسوع اور حضرت محمد صلی ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جنت میں ہیں یسوع نے مجھے حضرت محمد ﷺ کی امان میں دے دیا ہے۔ مزید کہتی ہیں کہ جلد ہی مجھ پر اسرار الٰہی کھلنے لگے اور میں مسلمان ہو گئی۔ (17) اسلام ان تمام عقائد کی نفی کرتا ہے اور صرف ایک خدا کا صاف و شفاف تصور پیش کرتا ہے جو تمام طرح کے شرک سے پاک اور ہر انسان کو اس کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے ارشاد ربانی ہے۔:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ(18)

بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی معبود ہے۔

بائبل کے باہم تضادات اور کلام خدا ہونے میں تشکیک:

کسی بھی مذہب کی بنیادی کتاب اس کے پیروکاروں کے لیے زندگی گزارنے کا لائحہ عمل پیش کرتی ہے اور اس کی تلاوت و مطالعہ اس کے مذہبی معبود سے تعلق کی مضبوطی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ برطانوی خواتین متون بائبل کے باہم تضادات کے سبب اسے سمجھنے سے قاصر ہیں اور اسے خدائی ہدایت نہیں بلکہ انسانی سوچ کا پلندہ کہتی ہیں۔ محترمہ امینہ عینی اسپیگٹ کہتی ہیں کہ میری پرورش چرچ آف انگلینڈ کے مذہبی ماحول میں ہوئی۔ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ عیسائیت سے متعلق سوالات ذہن میں اٹھنے لگے لیکن میرے دریافت کرنے پر ہمیشہ کہا جاتا کہ اس طرح کے سوال کرنا گناہ ہے اور بائبل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ یہ کلام خدا ہے جسے خدا نے خود اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا ہے۔ امینہ کہتی ہیں کہ میرے سوالات عیسائیت اور بائبل کو لے کر بڑھتے ہی گئے اور بائبل کے لیے میرے دل میں کراہت سی پیدا ہوگئی:

"حقیقت یہ ہے کہ میرے دل میں بائبل کے لئے ذرا بھی احترام یا محبت کا جذبہ برقرار نہ رہا تھا اور خصوصاً جب میں بلوغت کی عمر کو پہنچی اور تجزیے کی صلاحیت بڑھ گئی تو میں نے دیکھا کہ بائبل تضادات کا ایک جنگل ہے۔ من گھڑت اور بے بنیاد کہانیوں کا ایک صحرا ہے اور لایعنی اور ناممکن قسم کی باتوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جنہیں پڑھتے ہوئے ایک ذہین قاری کراہت اور بیزاری کی کیفیت سے دوچار رہتا ہے سکون بخشی کا تو وہاں دوردور تک کہیں گزر نہ تھا چنانچہ وہ لوگ جو اس کے مندرجات کی وضاحت اور وکالت کے ذمہ دار تھے یعنی پادری ان سے بھی جب میں بحث کرتی اور اعتراضات وارد کرتی تو میری باتوں کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ بائبل دراصل ایک درجن مختلف لکھنے والوں کے خیالات و نظریات کا مجموعہ ہے(19)

محترمہ عزیز گل کہتی ہیں کہ بائبل سے قلبی شغف ہونے کے باوجود عمر بلوغت کو پہنچنے کے بعد جب تنقیدی نگاہ سے جائزہ لیا تو مجھے بائبل کے کلام خدا ہونے میں تشکیک ہوئی اور میں نے اپنی اس تشکیک کے سبب حق کی تلاش شروع کی اور اسلام قبول کر لیا۔(20)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب جو ہر تحریف اور تضاد سے پاک ہے بلکہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی وضاحت و تکمیل کرتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ(21)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

عورت کے پیدائشی گنہگار ہونے کا نظریہ:

مذہب خدائی ہدایات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس میں ہر ذی روح کے لیے امن, محبت اور تحفظ کا پیغام ہوتا ہے۔ جبکہ عیسائیت میں یہ تجربہ عورت کے حوالے سے گھمبیر ثابت ہوا ہے۔اس مذہب میں عورت کی بے توقیری اور ذلت ورسوائی پر مبنی بیانات اسے زندگی کے ہر میدان میں بے وقعت کر دیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ برطانوی خواتین قرآن میں مسلمان عورت کے بیان شدہ مقام و مرتبہ سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ بائبل میں درج ہے کہ چالاک سانپ نے جب حوا سے پوچھا کہ سچ میں خدا نے تمہیں باغ کے درخت سے پھل کھانے کو منع کیا ہے؟ تو اس پر حوا نے کہا باغ کے وسط میں موجود درخت ہمارے لیے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ تو سانپ نے اسے بہکا دیا اور وہ بہک کر اس درخت کے پھل کی طرف راغب ہوئی چنانچہ اس نے خود بھی پھل کھایا اور شوہر کو بھی کھلا دیا لہذا اس پر عورت راندہ درگاہ الہی ہوئی اور اس جرم کی پاداش میں سانپ کو تاعمر پیٹ کے بل چلنے اور خاک چاٹنے کی سزا ملی جبکہ عورت کو کہا گیا کہ تیرے درد حمل کو بڑھادوں گا اور تجھے مرد کا محکوم بن کر زندگی گزارنی ہوگی۔(22)

عورت کے بارے میں عیسائی مورخ لیکی لکھتا ہے:

"عورت ایک ناگزیر شر،ایک قدرتی دام تحریص،ایک فتنہ دلفریب،ایک برق نشیمن،ایک سحر مہلک اور ایک بنی ٹھنی آفت ہوتی ہے"(23)

جبکہ اس کے مقابل اسلام نے عورت کو عزت و احترام بخشا ہے اور شجر ممنوعہ کا پھل کھانے پر دونوں کو برابر کا ذمہ دار ٹھہرایا اور توبہ کرنے پر دونوں کی خطا کو معاف بھی کر دیا۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ(24)

پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

عائلی اسباب:

خاندان کو معاشرے کا اولین ادارہ ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ جو سکون اور اطمینان اسے اپنے گھر یا خاندان میں محسوس ہوتا ہے وہ دنیا میں کہیں اور ممکن نہیں ہے۔ برطانوی خواتین میں قبول اسلام کے عائلی اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

خاندانی زندگی سے محرومی:

مغربی معاشرے جن میں برطانیہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے خاندانی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ مذہب کو پس پشت ڈال کر خواہشات نفسانی کی پیروی ہی ان کی اولین ترجیح ہے۔ اس خواہش کے تحت تسکین نفس کے لیے دو افراد اکھٹے ہو کر جدا ہو جاتے ہیں اور نئے شکار کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں جس کے نتیجے میں خاندانی نظام ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ بات صرف عوام تک محدود نہیں رہی بلکہ وہاں پر موجود مذہبی سرپرست پادریوں نے بھی اس عمل کو پسندیدہ اور روحانیت قرار دیا ہے ۔ برطانوی اخبار "دی ٹائمز "نے انگلیکن پادری چارلس بکسٹون کی کتاب کے حوالے سے ایک حیرت ناک انکشاف کیا جس میں اس نے لکھا ہے کہ جدید دور میں سیکس قدرتی طور پر نفسی خواہش کی پیروی ہے اور اسی کے ہوتے ہوئے راز اول تک رسائی ممکن ہے پادری صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ماضی کے مقابلے میں مشکلات اور تکلیفوں سے بچنے کے لیے خدا کی عبادت کی بجائے جدید دور میں سیکس سے زیادہ موثر دوا اور کوئی نہیں ہو سکتی سیکس ایک جدید روحانیت ہے جو مذہب کی مانند انسان کو وجد میں لے جاتی ہے (25)

برطانیہ میں عائلی زندگی کے خاتمے میں چرچ کے ساتھ ریاست اور نمائندگان ریاست نے بھی اہم کردار ادا کیا اور عوامی خواہش کے مطابق ان کی نجی وخانگی زندگی سے کنارہ کش ہو کر اس کے نتیجے میں ہونے والے گناہوں اور قباحتوں کو سرکاری سرپرستی فراہم کی۔ جاوید اقبال خواجہ جو لندن میں مقیم رہے ہیں اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ اکتوبر 1997ء میں برطانیہ کی سیاسی، سماجی اور خانگی زندگی نے ایک نیا موڑ لیا جب برطانیہ کے ممتاز سیاستدانوں نے اکٹھے ہو کر خاندان اور خاندانی زندگی کے تصور کو اجتماعی طور پر مردہ قرار دیا اور یہ اقدام عوامی خواہش و مطالبہ پر کیا گیا جس کی رو سے لوگ بیاہتا یا غیر بیاہتا ہو کر رہ سکتے ہیں، بچے شادی شدہ جوڑوں یا سنگل ماؤں کے ہوں اور مرد و خواتین تجرد یا ہم جنسی پرستی کی زندگی گزاریں حکومت نجی اور خاندانی زندگی کے بارے کوئی قانون سازی نہیں کرے گی۔ برطانوی قدامت پرست پارٹی کے نئے سربراہ نے پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں یہ بھی کہا ہے کہ برطانیہ میں گناہ، اخلاقی قدریں اور خاندانی زندگی ایک قدیم نظریہ ہے ہمیں عوام کی نجی زندگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ کنواری ماؤں، ہم جنس پرست مرد و خواتین اور غیر شادی شدہ جوڑوں کو خوش آمدید کہنا چاہیے، سیاسی سربراہ کے اس بیان کی تصدیق پادری کرسٹوفر شیفیلڈ نے کی کہ شادی پر

بہت زیادہ زور دینا ایک پرانی بات ہے۔ لہذا اسی سوچ کے تحت 1967ء میں لبرل نظریات کے تحت عورتوں کو جنسی آزادی اور مانع حمل ادویات کی راہ پر ڈالا گیا اور سنگل ماؤں کو حکومتی تحفظ دے کر رہائش، خوراک اور اخراجات مہیا کیے گئے۔(26)

جب ریاست اور مذہب کے نمائندے کھلے طور پر اخلاقیات اور خاندانی نظام کو مردہ کہہ رہے ہیں تو پھر ظاہر ہے عوام بھی خوب ڈٹ کر انسانی پستی کا جنازہ نکالے گی۔ لیکن ان سب میں عورت کو ورغلا کر ہر اعتبار سے اس کا خوب استحصال کیا گیا اور اس کے نتائج آج تک مغربی معاشرے اور خصوصاً عورت بھگت رہی ہے اور ایک ایسے نظام کے لیے نظر آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے ہیں جو اس کی عزت اور فطرت کی حفاظت کرتے ہوئے اسے خاندانی زندگی کا سکون نصیب کرے۔

گھریلو تشدد

نام ونہاد ملک برطانیہ پوری دنیا پر اپنی تہذیبی قدریں مسلط کیے ہوئے ہے۔ عریانی، فحاشی اور سماجی قدروں کی پامالی کو جدت قرار دیتا ہے جبکہ اسلام اور پیروان اسلام کو بار بار تنقید کا نشانہ یہ کہہ کر بناتا ہے کہ اسلام اور مسلمان مرد وعورت پر ظلم کرتے ہیں اور عورتوں کی ترقی و کامیابی کے سارے راستے مسدود کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اگر حقائق پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ برطانوی خواتین پر ظلم و تشدد کی داستان کس قدر خوفناک ہے برطانیہ میں 45 فیصد خواتین کسی نہ کسی نوعیت کے گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہیں اور ایک اندازے کے مطابق 70 فیصد عورتوں کو شوہر مار مار کر زخمی کر دیتے ہیں جبکہ 40 فیصد عورتیں کسی موجودہ دوست یا سابق دوست کے ہاتھوں تشدد کے نتیجے میں قتل کر دی جاتی ہیں۔(27)

عورت کو بے جان چیز سمجھ کر استعمال کرنا اور مارنا پیٹنا برطانیہ میں عام ہے وہاں عورت کی حیثیت پالتو کتے سے بھی کم ہے، بی بی سی نیوز کی ایک سروے رپورٹ بعنوان "scale of domestic abuse uncovered" (گھریلو تشدد کا پیمانہ بے نقاب) میں بتایا گیا ہے کہ 78 فیصد مرد و خواتین نے کہا ہے کہ اگر ان کے پڑوسی پالتو کتے کو مار پیٹ رہے ہوں تو وہ فوراً پولیس کو اطلاع کرتے ہیں اور اس سے بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں جبکہ پڑوس میں اگر عورت یا گرل فرینڈ کو پیٹا جا رہا ہو تو صرف 53 فیصد یا اس سے بھی کم پولیس کو اطلاع کرتے ہیں۔(28) عورتوں پر ظلم و تشدد کے واقعات کے نتیجے میں قتل ہونے والی خواتین کی تشویش ناک صورتحال پر ایک ممتاز برطانوی دانشور اور تجزیہ کار خواتین پر تشدد کے حوالے سے کہتا ہے: "فی الحقیقت عورتوں کے لیے سب سے خطرناک جگہ اس کا اپنا گھر ہے گھر کو اکثر آرام دہ اور محفوظ جنت تصور کیا جاتا ہے لیکن عملاً یہ ایسی جگہ ہے جہاں اسے خوف، زخم اور بعض اوقات موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے کہ برطانیہ میں ہر ہفتے دو عورتیں اپنے موجودہ یا سابقہ مرد آشناؤں کے ہاتھوں قتل ہوتی ہیں"۔(29) اس تبصرے سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا اپنا نام ونہاد دانشور تجزیہ کار وہاں کی عورتوں کے سنگین حالات بیان کرتے ہوئے اس کے اپنے ہی گھر

کو دنیا کی خطرناک جگہ قرار دے رہا ہے۔ جبکہ اسلام گھر کو جنت کہہ کر عورت کو اس کو اصل مسکن قرار دیتا ہے اور عورتوں پر تشدد کی نفی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ برطانوی خواتین اسلام کو مذہب کے طور پر منتخب کر رہی ہیں۔

سنگل ماؤں اور ناجائز اولاد کی کثرت

برطانیہ میں جنسی تسکین کے لیے شادی کو قدیم خیال کہنے اور خاندانی زندگی کو رد کرنے کے نتیجے میں سنگل ماؤں اور ناجائز اولاد کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ مغربی ریاست اور چرچ کے پادریوں نے غیر شادی شدہ "سنگل مدر" کے رجحان کی حوصلہ افزائی کی ہے لہذا یورپ سمیت برطانیہ میں بھی غیر شادی شدہ ماں کو شادی شدہ ماں کے مقابلے میں حکومت کی جانب سے 4 سو سے 5 سو ڈالر ملتے ہیں تاکہ وہ ناجائز اولاد کی بہتر دیکھ بھال کر سکے اور یہی نہیں بلکہ رہائش، خوراک اور سہولیات بھی سنگل ماؤں کو فراہم ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں سنگل ماں کا رجحان تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ناجائز بچوں کے حوالے سے مذہبی رجحان کے ماہر ڈاکٹر پیٹر برائیرک کی تحقیق کے مطابق برطانیہ میں موجودہ سالوں میں شادی کے علاوہ پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری تخمینے کی رو سے 2005ء میں ناجائز بچوں کی تعداد 42.3 فیصد رہی جبکہ 1994 میں ناجائز بچوں کا تناسب 32 فیصد اور 1970ء میں 10 فیصد تھا اس تحقیق کے مطابق سویڈن ڈنمارک اور فرانس کے بعد برطانیہ چوتھا ملک ہے جہاں حرامی بچوں کی کثرت ہے۔(30) مغربی معاشرے میں بن بیاہی ماؤں کا رجحان بننے کا سب سے اہم سبب سرکاری مراعات و سہولیات اور مالی امداد ہے جو بیاہی ماؤں کی نسبت بن بیاہی ماؤں کو مہیا کی جاتی ہیں اس اخلاقی گراوٹ اور سنگل ماؤں میں اضافہ کے سبب مغربی سیاست دان پریشانی سے دوچار ہیں۔

معاشرتی اسباب:

معاشرہ انسانوں کے ایسے گروہ کا نام ہے جس کے مکین مشترکہ مفادات کے لیے متحد ہوتے ہیں۔ اس معاشرے کے اصول و ضوابط کے مطابق ہر فرد قابل عزت و احترام ٹھہرتا ہے۔ لیکن اگر برطانوی معاشرے کی بات کی جائے تو اس کی بنیاد سیکولر ذہنیت پر مشتمل ہے اور اسی کے چلتے مادر پدر آزادی کے تصور نے سب سے زیادہ عورت کی زندگی کو دشوار کر رکھا ہے۔

عورت کے لئے سماجی ذلت و رسوائی:

برطانوی معاشرے میں خواتین کے قبول اسلام کی اہم وجہ وہاں سماجی زندگی میں عورت کی ذلت و رسوائی ہے۔ گھر سے باہر نکلنے والی عورت کو اداروں, گزرگاہوں, فرمز, کارخانوں ملکی دفاع کے دفتروں غرضیکہ کہیں بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا عورت کو ہمیشہ مرد سے پست اور استعمال کی شے سمجھ کر پیروں تلے روند دیا جاتا ہے۔ مرد و زن کی مخلوط محفلیں,

بے حیائی وہاں کی معاشرت کو تباہی سے دوچار کئے ہوئے ہے۔ نو مسلم محترمہ گار جینا نیوری قبول اسلام کے حوالے سے لکھتی ہیں کہ مجھے اسلامی معاشرت نے بہت متاثر کیا ہے۔ اس کے طے شدہ اصول اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتے ہیں یہ معاشرہ مرد وزن کی مخلوط محفلوں سے پاک ہے جو نہ صرف مرد اور عورت کی عزت و آبرو کی حفاظت کا ضامن ہے بلکہ اس طرح کا معاشرہ ذہنی اور قلبی سکون کا منظر پیش کرتا ہے جہاں برائیاں چھوڑ ہر فرد نفسی اصلاح کی طرف مائل ہوتا ہے۔(31)

یورپ اور اس سے متاثرہ معاشرے قابل رحم حالت میں ہیں جہاں جنسی آزادی اور مخلوط محفلوں نے خاص طور پر عورت کو کاغذ سے بھی ہلکا کر دیا ہے اور یہی نہیں وہاں کے معاشرے گندگی اور غلاظت کا سا منظر پیش کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام نے عورت کو معاشرتی زندگی میں بھی عزت سے نوازا ہے اور اسے معاشرتی زندگی کی بنیاد قرار دے کر نہ صرف اس کے حقوق کا تحفظ کیا ہے بلکہ اس کو معاشرت کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ ارشاد پاک ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (32)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا

اخوات انسانی:

اسلام اخوت انسانی کا دین ہے۔ یہ دین اسلامی اصولوں پر مشتمل ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرتا ہے جہاں باہم کشید گی کی بجائے باہم اخوت و تعاون ہو۔ جبکہ مغرب خصوصا برطانوی معاشرہ نفسا نفسی کی کیفیت سے دوچار ہے دوسروں کا حق مارنا، زبان اور ہاتھ سے تکلیف، چھوٹی چھوٹی باتوں پر عورتوں کی قتل و غارت گری اس معاشرے کی حقیقی تصویر پیش کرتی ہے۔ نو مسلم محترمہ حمیدہ بی بانڈہ لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر میں مسلمانوں کی مسجد میں گئی تو وہاں کی پر خلوص اور اخوت بھری فضا نے میرا دل جیت لیا اس کے علاوہ عام معاشرتی زندگی میں اسلام کی پاکیزہ، سادہ اور اسلامی بھائی چارے پر مشتمل تعلیمات نے مجھے اپنے سحر میں لے لیا میں نے محسوس کیا کہ یہی وہ دین ہے جو اخوت انسانی کا ضامن ہو سکتا ہے جہاں مرد وزن کے اختلافات سے بالاتر ہو کر پورا معاشرہ متحد نظر آتا ہے۔(33)

مساوات مرد وزن کا حقیقی تصور:

مغربی اقدار کے ترجمان برطانیہ میں مرد و خواتین کی برابری کا نعرہ لگایا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ ترقی اور آزادی کے سرابوں نے عورت کو اپنے اصل مسکن گھر سے نکال کر غبارِ راہ بنا دیا۔ اُنیسویں صدی عیسوی میں برطانیہ سے اٹھنے والی تحریک نسواں جسے آزادی نسواں اور نسائیت پسندی کے ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کا بنیادی مقصد مغربی عورت کے لیے تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق کا حصول تھا لیکن بعد ازاں اس کے مقاصد میں یہ بات شامل کی گئی کہ عورت کے اندر یہ شعور اجاگر کیا جائے کہ خاندان اور معاشرہ اس کا استحصال کرتا ہے لہذا عورت اور مرد کے لیے

مساوات کی بجائے عدم مساوات کا دور دورہ شروع ہوا اور اس نعرے کی آڑ میں تمام تر مردانہ ذمہ داریاں عورت کے کمزور کندھوں پر ڈال دی گئیں یعنی اس تحریک کا مقصد عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق کا جھانسہ دے کر ترقی و کامیابی کے نام پر گھروں سے نکال کر معاشرے میں آزادی کے نام پر ذلیل و خوار کرنا تھا۔(34)

آج کی مغربی دنیا میں عورتوں کی یہ حالت زار صاف نظر آرہی ہے۔ برطانیہ میں عورتوں کے حقوق کے لیے جو تحریک نسواں انیسویں صدی میں شروع ہوئی وہی حقوق اسلام عورت کو آج سے چودہ صدیاں قبل دے چکا ہے۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا اسلامی دعویٰ صرف زبانی کلامی نہیں کیا گیا بلکہ عہد نبوی ﷺ اور بعد کے ادوار میں ان حقوق کا عملی نمونہ بھی پیش کیا گیا۔ عہد نبوی ﷺ میں عورتیں تعلیم کے میدان میں, جنگ و جدل کے موقع پر، سیاسی و معاشی کاوشوں میں اور اسلام کی معاشرتی تعلیمات کو عام کرنے میں مردوں سے کسی طور پیچھے نہیں رہیں۔ شرم و حیا اور دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے عورت کو کسی بھی ترقی سے منع نہیں کیا گیا۔ لیکن عورت کو یہ تمام حقوق دیتے ہوئے اسلام نے کبھی عورت سے مرد بننے کا مطالبہ نہیں کیا کیونکہ اسلام میں مرد اگر قوت و شجاعت کی علامت ہے تو عورت صنف نازک کی حیثیت رکھتی ہے۔ دونوں برابر تو ہیں مگر یکساں نہیں ہیں عورت کی نازکی اور حساسیت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ایک سفر کے دوران جب نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے ہمراہ تھیں اور اونٹوں پر سوار تھیں تو غلام انجشہ کے حدی کرنے پر اونٹ تیز دوڑنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

یا انجشه رویدا سوقک بالقواریر(35)

اے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے کر چلو

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام عورت کو پتھر نہیں پھول کہتا ہے اور اسے مرد نہیں اس کی نازکی کے اعتبار سے آبگینے کہتا ہے۔ ثروت جمال اصمعی لکھتے ہیں کہ مغربی خواتین اسلام کی طرف مائل ہی اس وجہ سے ہو رہی ہیں کہ اسلام عورتوں کو جب حقوق دیتا ہے تو بدلے میں ان سے مردانگی کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ عورت کو عورت رہتے ہوئے ہی تمام حقوق ملتے ہیں۔(36)

معاشی اسباب:۔

مردوں کے برابر معاوضہ نہ ملنا:۔

برطانیہ میں عورت اور مرد کی مساوی حیثیت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی فرق کافی ہے کہ وہاں محنت کش عورتوں کو مردوں کے مساوی تنخواہ نہیں دی جاتی بلکہ ان کا حصہ ہمیشہ مردوں سے کم رکھا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ سوچ کے تحت سستی لیبر کی حیثیت سے مردوں کے برابر معاشی دوڑ میں شامل ہونے والی اس عورت ذات کی حیثیت حقیرانہ ہی رکھی گئی اور ایک جیسے

کٹھن کام کرنے کے باوجود کم معاوضہ ہی دیا گیا۔ گارجین کی 31 اگست 2011 کی اشاعت میں یہ خبر دی گئی ہے کہ خواتین ایگزیکٹوز کو مساوی تنخواہ کے لیے 93 سال انتظار کرنا پڑ سکتا ہے (women executives could wait 98 years for equal pay) اس خبر کے مطابق انتظامی عہدے داران خواتین، مرد عہدے داران کے برعکس 10 ہزار پاؤنڈ کم لے رہی ہیں جبکہ برابر معاوضہ کے لیے 98 برس مزید انتظار کرنا ہوگا۔ مزید یہ کہ مرد و خواتین کے درمیان معاوضہ کا فرق اور معاوضہ بڑھنے کی رفتار ایسے ہی رہی تو سال 2109ء آجائے گا۔ اس تحقیق سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کے لیے 31895 پاؤنڈ تنخواہ اور مردوں کو اوسطاً 42441 پاؤنڈ تنخواہ دی جاتی ہے جبکہ 2010 میں جو تنخواہ کا فرق 10031 پاؤنڈ تھا وہ بڑھ کر 10546 پاؤنڈ ہو گیا اس کے باوجود کے فروری 2011 تک عورتوں کی تنخواہوں میں مردوں کی 1،2 شرح کے مقابلے 2،4 کی شرح کا اضافہ ہوا (37)، مرد و خواتین کا یہ معاوضاتی فرق اسلامی ترقی پذیر ملکوں کی بجائے مغربی ترقی یافتہ ملکوں میں پایا جاتا ہے جہاں مساوات مرد و زن کے لیے تحریکیں چلائی گئیں اور ترقی کے بلند و بانگ نعرے بھی لگائے گئے وہ سب دعوے اور نعرے ہوا میں تحلیل ہو کر رہ گئے ہیں۔ برطانوی خواتین کی برابر محنت کے باوجود انہیں پورا معاوضہ نہ دینا وہاں عورت کو کمتر سمجھنے کے لئے کافی ہے جبکہ اسلامی تعلیمات میں کسی مزدور یا محنت کش کی محنت کو ضائع کرنے یا اجرت دبا کر رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اور مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کا معاوضہ ادا کرنی کی تاکید موجود ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أَعْطُوا الأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ (38)

مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو

ماں بننے کی صورت روزگار سے محرومی:۔

خواتین کی آزادی اور مساوات کے پیامبر برطانیہ میں عورت کا ماں بننا اس قدر سنگین جرم ٹھہرتا ہے کہ اسے ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ برطانوی معروف جریدے گارجین کی 5 جون 2009ء کی رپورٹ کی رو سے ہر سال 30 ہزار خواتین ملازمین کو حاملہ ہونے کے سبب ملازمت سے محروم کر دیا جاتا ہے کیونکہ دفتر مالکان انہیں کام کرنے والے دیگر ملازموں کے مقابل غیر ضروری سمجھتے ہیں اور بچوں کے بغیر ملازمین کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔(39) حاملہ خواتین کے ساتھ اس امتیازی سلوک کے خلاف بننے والے اتحاد "The Alliens against pregnancy discrimination in the workplace" نے انکشاف کیا کہ ایسی ملازمت پیشہ خواتین کے حوالے سے یہ صورتحال بہت تشویشناک ہے کہ ایام زچگی میں عورتوں کو ملازمت سے فارغ کر دینا نہ صرف ان کی زندگی پر طویل عرصے کے اثرات مرتب کرتا ہے بلکہ ان عورتوں کا مالی تحفظ ان کی پوری زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔(40)

ایک رپورٹ کے مطابق چونکہ برطانیہ میں ملازمت پیشہ عورتوں کا ماں بننا پسند نہیں کیا جاتا ہے اس لیے ماں بننے کے سبب ان کے لیے ملازمت کے مواقع بہت کم رکھے جاتے ہیں مزید یہ کہ برطانیہ میں ایک عورت ماں بننے کی پاداش میں 5,64000 پاؤنڈ گنوا بیٹھتی ہے جو ماں نہ بننے والیاں زیادہ کما لیتی ہیں۔(41)

خاندان کی معاشی کفالت:۔

اسلام نے خاندان کی معاشی کفالت کا تمام تر بوجھ مرد کے کندھوں پر ڈالا ہے اور عورت کو گھر کی ملکہ بنا کر اولاد کی بہترین تربیت کی ذمہ داری سونپی ہے اس کے برعکس برطانیہ میں عورت پر بیک وقت بہت سی ذمہ داریاں مسلط کر دی گئی ہیں جن میں سے ایک خاندان کی معاشی کفالت بھی ہے۔ مغربی نظریہ کے مطابق عورت ایک ہی وقت میں زوجیت، مادریت اور ملازمت کے فرائض ادا کرے اور مشین کی سی زندگی گزارے۔ ٹاپ سانتے نامی برطانوی میگزین کے سروے پر مشتمل نتائج بتاتے ہیں کہ 94 فیصد برطانوی ملازمت پیشہ خواتین زوجیت، مادریت اور ملازمت کے معاملات میں الجھ کر بے دم ہو گئی ہیں اور اس "سپر ویمن رول ماڈل" سے جان چھڑانا چاہتی ہیں مزید یہ کہ یہ خواتین ملازمت اور خاندان کا معاشی بوجھ اٹھانے سے قاصر ہو کر واپس اپنے گھر جانا چاہتی ہیں تاکہ اپنی اصل ذمہ داریاں پوری کریں۔ مغربی خواتین کی نقالی کرتے ہوئے مشرقی خواتین اپنے عائلی نظام کو فراموش کر کے جدت اور ماڈرن ازم کی متلاشی ہیں جبکہ اس سروے کے مطابق برطانیہ کی 48 فیصد ملازمت پیشہ عورتیں مجبوریوں سے ہٹ کر گھروں میں سکون سے رہنا چاہتی ہیں جبکہ 33 فیصد گھرداری کو ہی اصل فرض سمجھتی ہیں اور صرف 20 فیصد اداروں کے دھکے کھانے پر راضی ہیں۔(42)

اسلام عورت کو زندگی کے ہر پہلو میں تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس پر وہ بوجھ نہیں ڈالتا جو اس کی فطرت وطبیعت برداشت نہ کر سکے، خاندان کی معاشی کفالت دین اسلام نے بنیادی طور پر سربراہ خاندان مرد کے سپرد کی ہے اور اسی سبب قرآن پاک میں ان مردوں کو قوام کہا گیا ہے کیونکہ وہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور خاندان کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ(43)

مرد نگہبان ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے

خلاصہ بحث

خلاصہ بحث یہ ہے کہ برطانوی خواتین میں قبول اسلام کے اسباب کا تجزیاتی مطالعہ کرنے سے یہ حقائق معلوم ہوتے ہیں کہ انسانی زندگی میں مذہب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، وسائل زندگی اور دولت کی کثرت مذہبی ہدایات کے ہم پلہ کبھی نہیں ہوسکتے اور مذہب وہ ہو جو انسان کو خالق حقیقی سے ملادے اور اسی حقیقی رسائی سے انسان قلبی سکون اور اور تلاش خودی میں کامیاب ہوسکتا ہے اور دین حق تو صرف اسلام ہی ہے۔اس کے علاوہ اس حقیقیت سے بھی پردہ اٹھتا ہے کہ شتر بے مہار آزادی، فطری تقاضوں سے عاری صنفی مساوات اور ترقی کے نام پر تذلیل انسانیت خصوصاً عورت ذات کے حق میں کبھی بھی ثمر آور ثابت نہیں ہوسکتی۔یہی اسباب ہیں کہ خدائی ہدایات سے عاری برطانوی شعبہ ہائے زندگی میں آزادی نسواں کی بجائے بربادی نسواں عام ہے، تمام معاملات زندگی میں معمار انسانیت اور نصف بشر کو بے وقعت کرکے برطانوی معاشرہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اور روحانیت مکمل طور پر دم توڑ چکی ہے اسی لئے کفر وشرک اور نظام بد کی ستائی ہوئی برطانوی خواتین اپنے لئے جامع اور فطری تقاضوں سے ہم آہنگ دین اسلام کا انتخاب ضابطہ حیات کے طور پر کر رہی ہیں اور اسی کے لئے اپنی زندگیاں بھی وقف کر رہی ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1۔ الفرقان،1:25

Al-furqan,25:1

-2British women who turn to Islam , Linda S. Heard , Arabnews.com, Accessed on dated: may 2,2024

briṯish vumen hu ṯurn ṯu islam , linḏa s.hearḏ ,arabnius.com,Accessed on ḏatid : mai 2, 2024

-3A Minority within A Minority: A report on british converts to Islam in the United Kingdom, M.A.Kevin Brice,www.Faith-Matters.org ,Accessed on dated : march 15,2024

A minoriṯy within minoriṯy : a riporṯ on briṯish converṯes ṯu islam in da uniṯid kingḏom,m.a.kevin brice ,www.faith-matters.org , Accessed on datid: march 15 , 2024

-4 Women & Islam : The rise and rise of the converts, Richard Peppiat , Accessed on dated: march 20,2024

Women & islam : da rize and rize of da converts,Richarḏ peppieṯ ,Accessed on datid :march 20,2024

-5Converting to Islam : British women on Prayer,peace and prejudice , Veronique Mistian, www.Guardian .com, Accessed on dated: march 20 ,2024

Converṯing ṯu islam : briṯish women on prayer, peac anḏ prejudice,Veronique misṯian, www.da guarḏian.com,Accessed on daṯid:march 20,2024
-6Why convert to Islam, Ayesha Rossalie, youtube.com,Accessed on dated : march 22,2024
Whi converṯ ṯu islam, ayisha rozalie , youtub.com, Accessed on datid :march 22,2024

7۔ حسن، صہیب،ڈاکٹر، **انگلستان میں اسلام**،(لیٹن ہائی روڈ لندن، اگست 200717,)3

ḥassan , suḥaib, ḏaktar, inglistan me islam, (letten hi road lonḏon ,august 17,2007) ,3

8۔ ایضاً،4

Ibid ,4
9. Matar, N. ***Islam in Britain***, (New York: Cambridge University Press,1999),32
Matar , n, *islam in britain* , (niu York: Cambridge university press,1999) , 32

10۔ حسن، صہیب،ڈاکٹر، انگلستان میں اسلام، ص6

ḥassan , suḥaib ,inglistan me islam,pg :6
-11Serjeant, R. B. Yemeni Arabs in Britain, The Geographical Magazine 144, Accessed on dated : march 15,2024
Serjient ,r.b . Yemeni Arabs in Britain , da geographical magazine , 144,Accessed on datid :march 15,2024
-12Quilliam, A.The Islamic World,(University press London,1886),12-13
Quilliam , A . da Islamic world ,(university press lonḏon,1886) , 12-13

13۔ الروم،30:30

Al-rwm ,30:30

14۔ آلوسی، شہاب الدین، علامہ، **روح المعانی**،(دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان1470ھ)، جلد 11، 56

Alwsy , shaḥabbudin , alama ,Rwḥul ma'aani ,(darulkutub al ilmiya berwt,Labnan,1470h),jild11,56

15۔ فاروق، عبد الغنی ڈاکٹر، **ہمیں خدا کیسے ملا**،(کتاب سرائے الحمد مارکیٹ، لاہور 2010)،207

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, ḥmain khuda kesy mila,(kitab sray al ḥamd market,laḥwr 2010),43

16۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، رقم الحدیث،1358

Al-bukharī ,muḥammaḏ bin ismaail,al jamʿ al ṣḥiḥ ,ktaab un Jnayz ,baab idha aaslama al ṣbyu famata,rqm al ḥadith,1358

17۔ فاروق، عبد الغنی ڈاکٹر، **ہمیں خدا کیسے ملا**، ص80

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *ḥmain khuda kesy mila,pg:80*

18۔ **المائدہ**،73:5

Al-maidah , 5:73

19۔ فاروق، عبد الغنی ڈاکٹر، **ہمیں خدا کیسے ملا**، ص78-79

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *ḥmain khuda kesy mila,pg:78-79*

20۔ ایضاً،100

Ibid ,100

21۔**الحجر**،9:15

Al-hijr,15:9

22۔بائبل،**کتاب پیدائش**،باب3،آیت18

Bibl , kitab pedaish, baab 3 , āyt 18

23۔علی،امیر،سید،**روح اسلام**،مترجم،محمد ہادی حسین،(ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور،1992)،395

Ali, amir , sayyid , rvhe islam , mutrjam , muḥammad ḥussain,(idara sqaft e islamia lauvr,1992),395

24۔**البقرہ**،37:2

Al-baqara , 2:37

25۔عبدالغنی،فاروق،ڈاکٹر،**یہ ہے مغربی تہذیب**،(بیت الحکمت لاہور،2016)،253-254

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar *,yai ḥai maghrbi tehzīb* ,(betul ḥikmt laḥor ,2016) , 253-254

26۔ہفت روزہ **تکبیر** کراچی،30اکتوبر1997ء

Haft roza *takbir* Karachi, 30 octuber 1997

27۔فاروق، عبدالغنی, ڈاکٹر،**امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار**،(بیت الحکمت لاہور،2015)،66-67

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *Amrika aur yvrp myn ʿrtvn ki ḥalt zar*,(betul ḥikmt laḥvr ,2015),66-67

28-**Scale of domestic Abuse uncovered ,** www.BBC.com , Accessed on dated: march 18 , 2024

Scale of ḏomestic abuse uncovereḏ , www.BBC,com , Accessed on datid :18 , 2024

29-فاروق، عبدالغنی, ڈاکٹر،**امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار**،ص67

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *Amrika aur yvrp myn ʿrtvn ki ḥalt zar*, pg: 67

30۔**نوائے وقت** لاہور،5جون1997ء

Nwai waqt, la*ḥvr,5 june ,1997*

31۔فاروق،عبدالغنی ڈاکٹر،**ہمیں خدا کیسے ملا**،ص57

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar*, ḥmain khuda kesy mila,pg:57*

32۔النساء،1:4

Al-nissa , 4:1

33۔شاہد،حنیف،محمد،**اسلام ہی ہمارا انتخاب کیوں**،(دارالسلام،لاہور)،78

Shahid , ḥanif, Muhammad *,islam ḥi hmara intkhab kiyun* ,(daruslam , lahvr),78

34۔علوی،خالد،ڈاکٹر،**اسلام کا معاشرتی نظام**،(الفیصل ناشران وتاجران کتب،لاہور)،483

ʿlvi , Khalid , ḏaktar, islam ka mashrti nizam ,(al fyṣal nashran w tajran kutb ,laḥvr ,483

35۔البخاری،محمد بن اسماعیل،**الجامع الصحیح**،کتاب الادب،باب مایجوز من الشعر والرجز والحداء،رقم الحدیث:1649

Al-bukharī ,muḥammaḏ bin ismaail,*al jamʿ al ṣḥiḥ* ,ktaab ul adab,baab ma yajuzu mina sha ʿri wraajzi waḥudail ,raqamul ḥadis :1649

36۔ اصمعی ، ثروت ،جمال، **عورت،مغرب اور اسلام**،مغرب اور اسلام، جلد15،شمارہ2012،1 ،(انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز،اسلام آباد)،117

Asmai , thrvt , jmal, ʿvrt,maghrib avr islam ,mghrib avr islam,jild15,shumara1,2012,(insṭiṭut āf palisi studiz islam ābad) , 117

37-**Women Executives could wait 98 years for equal pay** , www.The Guardian.com , Accessed on dated : marc 15,2024

Women exicutives could wait 98 years for equil pay, www.da guardian.com, Accessed on datid:march 15,2024

38.۔ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابی عبد اللہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب الرھن، رقم الحدیث:2443

Ibne maja, mu*ḥammad bin yzid,abi ʾbdillah,sunan ibne maja,kitab al rhun,baab al reḥan ,raqumul ḥadis 2443*

39-. **Employers targeting pregnant women for redundancy** , www.The Guardian.com , Accessed on dated : march 18 , 2024

Imployers targetting pregnant women for ridundunci, www.da guardian.com, Accessed on datid:march 18,2024

40.۔فاروق، عبد الغنی, ڈاکٹر، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار** ، ص62

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *Amrika aur yvrp myn ʾrtvn ki ḥalt zar*, pg: 62

41۔عبد الغنی،فاروق،ڈاکٹر، **یہ ہے مغربی تہذیب**، ص32

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar *,yai ḥai maghrbi tehzīb,pg: 32*

42۔فاروق، عبد الغنی, ڈاکٹر، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار** ، ص78

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *Amrika aur yvrp myn ʾrtvn ki ḥalt zar*, pg: 78

43۔**النساء**،34:4

Al-nissa , 4:34